103925 ـ لڑکی کا شادی سے قبل گھریلو سامان تیار کرنا

سوال

ہمارے معاشرہ میں لڑکیوں کی عادت ہے کہ وہ شادی سے قبل اپنے گھر کا سامان بناتی ہیں جس میں بستر، برتن اور دوسرے الیکٹرانك آلات شامل ہوتے ہیں، حالانکہ ابھی ان کا رشتہ بھی طے نہیں ہوتا لیکن وہ سامان بنانا شروع کر دیتی ہیں کیونکہ معاشرہ میں رواج یہی ہے اور ماں اور لڑکی کی سہیلیاں اسے ایسا کرنے کی ترغیب دلاتی ہیں.
میرا دل ایسا کرنے کو نہیں مانتا تھا لیکن میرے پاس دینی معلومات بھی نہ تھیں، میں نے دینی پروگرام دیکھے تو ایك مولانا صاحب کو کہتے ہوئے سنا کہ لڑکیاں یہ کام کیسے کرتی پھرتی ہیں حالانکہ انہیں علم ہی نہیں کہ آیا وہ زندہ بھی رہیں گی یا نہیں، اور اگر زندہ بھی رہی تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ وہ شادی کریگی یا نہیں ؟ مجھے اس بات سے کچھ سکون سا ہوا.
کیونکہ شادی تو اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے حاصل ہوتی ہے جسے چاہے وہ شادی کی نعمت عطا کرتا ہے، تو پھر لڑکیاں کسی ایسی چیز کے بارہ میں کیسے تیاریاں کر رہی جس کا علم صرف اللہ کو ہے کہ آیا ہو گا یا نہیں، اور لڑکیوں کے گھر والے انہیں اس عمل پر کیسے ابھارتے رہتے ہیں ؟
میں نے بھی چچی کے اصرار کرنے پر کچھ اشیا خریدیں رکھی ہیں کیونکہ چچی کا بہت احترام کرتی ہوں، برائے مہربانی ان اشیاء کا حکم کیا ہے، اور مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

انسان کے لیے اپنی ضروریات زندگی تیار کرنا جائز ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ اپنے اہل و عیال کے لیے ایك سال کی خوراك کھجور وغیرہ جمع کر لیا کرتے تھے.

صحیح بخاری میں عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو نضیر کی کھجور فروخت کر کے اپنے گھر والوں کے لیے ایك سال کی خورا ك رکھ لیا کرتے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5357).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

" یہاں ضرورت واقع کی بنا پر ایك برس کی تقیید آئی ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو چیز زخیرہ کرتے وہ سال میں ایك بار ہی حاصل ہوتی تھی، کیونکہ یا تو وہ کھجور ہوتی یا پھر جو.

بالفرض اگر زخیرہ کی جانے والی چیز دو برس بعد ایك بار حاصل ہوتی ہو تو حالات کے پیش نظر اتنی مدت کے لیے زخیرہ کرنی جائز ہو گی، واللہ اعلم " انتہی

دیکھیں: فتح الباری (9 / 503).

لیکن مسلمان شخص نفقہ اور اخراجات میں اتنی وسعت نہ کرے کہ ایسی اشیاء بھی خرید کر رکھ لے جن کی ضرورت بھی نہ ہو.

امام مسلم رحمہ اللہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ایك بستر آدمی کا اور ایك بستر اس کی بیوی کا، اور تیسرا بستر مہمان کے لیے، اور چوتھا بستر شیطان کے لیے ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2084).

اس حدیث کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" علماء کرام نے اس کا معنی یہ کیا ہے کہ: جو چیز ضرورت سے زائد ہو وہ دکھلاوے اور فخر اور دنیاوی زینت و تفاخر کے لیے ہے، اور جو چیز بھی اس صفت اور طریقہ پر ہو وہ قابل مذمت ہے، اور ہر مذموم چیز شیطان کی طرف مضاف ہوتی ہے کیونکہ وہ اس سے راضی ہوتا اور اس کی ترغیب دلاتا اور وسوسہ لاتا ہے، اور اسے بہتر اور خوبصورت بنا پر بیش کر کے اس کی معاونت بھی کرتا ہے.

اور ایك قول یہ بھی ہے کہ: یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے اگر بغیر ضرورت کے ہو تو یہ شیطان کے لیے ہے وہ اس پر سوتا اور قلیلولہ کرتا ہے، بالکل اسی طرح جس گھر میں وہاں داخل ہونے والا گھر جانے کی دعا نہیں پڑتا تو شیطان کو رات بسر کرنے کا موقع مل جاتا ہے.

رہا بیوی اور خاوند کے لیے متعدد بستر یعنی ایك سے زائد تو اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ بیماری کی حالت میں ہو سکتا ہے خاوند اور بیوی میں سے ہر ایك کو علیحدہ بستر کی ضرورت پیش آئے " انتہی

اس لیے مسلمان شخص کو جس چیز کی ضرورت ہو کھانا اور سامان وغیرہ جو اسراف اور فضول خرچی کی حد تك نہ ہو اور مال ضائع ہونے کا باعث نہ بنے اسے زخیرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں.

رہا یہ کہ مسلمان کسی خریدی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانے سے قبل ہی فوت ہو جائے تو یہ چیز اسے ضرر و نقصان نہیں دے سکتی، کیونکہ اس کے نہ ہونے کی صورت میں اس کے ورثاء اس سے فائدہ اٹھائیں گے، اور وہ ورثاء پر صدقہ ہے خاص کر جب ورثاء محتاج اور ضرورتمند ہوں.

رہا یہ کہ ہو سکتا ہے عورت شادی ہی نہ کرے، تو یہ سوء ظن ہے اور کسی مسلمان شخص کے شایان شان نہیں، اس لیے بندے کو اللہ سبحانہ و تعالی کے ساتھ حسن ظن رکھنا چاہیے، کیونکہ حدیث قدسی میں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

" میں اپنے بندے کے اپنے بارہ میں گمان کے مطابق ہوتا ہوں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6856) صحیح مسلم حدیث نمبر (4832).

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم متوکلین کے سردار تھے، اور دنیا میں جتنے بھی زھاد ہیں ان کے سردار اور ان میں سب سے افضل واعلی ہیں، لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے لیے ایک برس کا غلہ جمع کر لیا کرتے تھے، جیسا کہ اوپر کی سطور میں بیان ہو چکا ہے.

واللہ اعلم .